مساجد و مدارس سے بلند ہونے والی اللہ اکبر اللہ اکبر کی پکار اور قال اللہ وقال رسول اللہ کی صدائیں‘ جہاں امت مسلمہ کے لیے حیات آفرین پیغام کی حامل ہیں، وہیں دین اسلام کے ازلی دشمنوں‘ یہود و نصاریٰ کے لیے پیام اجل کی حیثیت رکھتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ مساجد و مدارس صلیبیوں کے خصوصی اہداف میں شامل ہیں کیونکہ مساجد و مدارس سے وابستہ درویش صفت مومنین کا گروہ ہی پوری دنیا میں یہود و نصاریٰ کے مقابل اسلام کے دفاع کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

مساجد کی مسلمہ اہمیت:

مساجد اللہ کا گھر ہیں اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ’کعبۃ اللہ کی بیٹیاں‘ قرار دیا ہے۔مساجد اللہ کے شعائر میں سے ہیں اور ان کی عزت و احترام اور حفاظت کی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔شعائر اللہ کی حفاظت و تعظیم کو متقی و پرہیزگاروں کی خاص نشانی کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ (سورہ الحج:۳۲)

’’جو تعظیم کرتا ہے اللہ کی نشانیوں کی سو یقیناً (یہ تعظیم کرنا) دل کا تقویٰ ہے‘‘۔

پاکستانی فوج کے ہاتھوں مساجد کی تباہی:

یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں اپنے ایمان کو بیچ دینے والے پاکستانی حکمرانوں اور فوج سے ان کے صلیبی آقا اسی لیے واری صدقے جا رہے ہیں۔صلیبیوں کی طرف سے انہیں ’’حسن کارکردگی‘‘ کے تمغات سے نوازا جا رہا ہے۔وجہ صاف ظاہر ہے کہ یہ بلا دریغ اور وحشیانہ انداز سے مساجد و مدارس پر بمباری کر کے اُنہیں ویران اور تباہ کر کے صلیبیوں کی رضاجوئی کے متلاشی ہیں۔وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا أُوْلَـئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلاَّ خَآئِفِينَ لهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (سورہ البقرہ:۱۱۴)۔

’’اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر کیے جانے کو روکے اور اُن کی بربادی کی کوشش کرے۔ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی ان میں جانا چاہیے۔ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑے بڑے عذاب ہیں‘‘۔

لال مسجد و جامعہ حفصہ اور اسلام آباد کی مساجد:

لال مسجد، جامعہ حفصہ اسلام آباد کے واقعات کسی کو یاد کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔جو ظلم وہاں روا رکھا گیا، معصوم و مطہر بچیوں کا وائٹ فاسفورس سے جس طرح شکار کیا گیا، مسجد و مدرسہ کی حرمت جس طرح پامال کی گئی، قرآن مجید و کتب احادیث جس طرح بے حرمتی کی گئی‘ اس سب کو احاطۂ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔لیکن غور تو کیجیے کہ لال مسجد و جامعہ حفصہ کا معاملہ شروع کہاں سے ہوا تھا۔کیا اسلام آباد کی گیارہ مساجد کی شہادت کوئی معمولی واقعہ تھا، کہ جس کا اب سرسری انداز میں بھی ذکر نہیں کیا جاتا ہے؟

قبائلی علاقوں اور سوات میں پاکستانی فوج نے جب بھی چڑھائی کی ہے، اُس کا اولین ہدف مساجد و مدارس بنے رہے

ہیں۔اُن علاقوں کی حالت دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے ''ایمان،تقویٰ، جہاد'' کا ڈھول پیٹنے والوں اور اس نعرے سے اپنے قبیح اور خبیث چہرے پر پردہ ڈالنے والی اس فوج کو شعائرِ اسلام سے خصوصی چڑ ہے۔تبھی تو آپریشن زدہ علاقوں میں کوئی ایک مدرسہ و مسجد بھی ان کی بم باری سے محفوظ و مامون نہیں رہیں۔ان علاقوں میں سیکڑوں مساجد کو بم برسا کر شہید کیا گیا، مدارس میں موجود معصوم بچے مدارس کی عمارتوں سمیت شہید ہو گئے، مساجد میں قرآن مجید کے نسخے ان بم باریوں کی نذر ہو گئے۔

سوات میں مساجد و مدارس کی فوج کے ہاتھوں تباہی:

سوات میں برسرِ پیکار طالبان راہ نما استاد فاتح نے ادارہ السحاب سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ''پاکستانی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کو جہاں بھی مسجد نظر آتی ہے......تو پہلا نشانہ اسی کو بناتے ہیں۔ان کو پتہ ہے کہ مسجد مسلمانوں کی نشانی ہے...... یہ اسلام کی نشانی ہے......تو سب سے پہلے یہ اسلام کی نشانی کو مٹاتے ہیں۔یہاں سوات میں اس جنگ کے آغاز میں ۴۰،۵۰ مساجد شہید ہو چکی ہیں۔آپ جس بھی درّے میں جائیں......جس علاقے جائیں......آپ کو مسجد شہید ہی نظر آئے گی۔جیسا کہ کچھ دن قبل انہوں نے تحصیل مٹہ میں وَئینئ گاؤں میں بمباری کی......وہاں تقریباً چودہ (۱۴) معصوم عورتیں اور بچے شہید ہو گئے......اور اس کے ساتھ مسجد کو بھی شہید کر دیا۔اس کے علاوہ علاقہ شَور میں گٹ کی مسجد پر دو مرتبہ بمباری کی گئی۔ایک مرتبہ معاہدے سے دو تین مہینے پہلے اور ایک مرتبہ اب اس پر دوبارہ بمباری کر کے اس کو مکمل شہید کر دیا۔اس کے علاوہ کبل، مٹہ، چار باغ کے علاقوں میں بھی اور دوسری بہت سی جگہوں پر آپ جا کر دیکھ سکتے ہیں۔آپ جہاں بھی جائیں گے آپ کو ان خبیثوں کے ہاتھوں مسجد شہید ہی نظر آئے گی''۔

وزیرستان میں مساجد و مدارس پر فوج کی بم باری:

وزیرستان میں مدرسہ گلشن علم میران شاہ، مدرسہ خلیفہ میران شاہ، دارالعلوم نعمانیہ کانی گرم، مدرسہ نبراس العلوم مسجد حیّ کلی، مسجد کانی گرم، مسجد لالے ژائی، مسجد کڑمہ، مسجد سام، مسجد سروکئی، مدرسہ تعلیم القرآن سروکئی، مدرسہ گڑدائی رغزئی، مسجد سپنکئی رغزئی اور مسجد مری جان' ان سب مساجد اور مدارس کو صلیبی اتحادی پاکستانی فوج نے بم باری کر کے مسمار کیا۔کیا پاکستانی فوج کا کردار کفار سے بدتر نہیں ہے؟

اورکزئی میں تبلیغی مرکز پر بم باری:

۲۵ مارچ ۲۰۱۰ء کو اورکزئی ایجنسی میں ماموزئی کے علاقے میں تبلیغی جماعت کے مرکز پر بم باری کی وجہ سے ۷۰ سے زاید علما وطلبا شہید ہو گئے۔سیکورٹی فورسز نے تبلیغی مرکز میں ہونے والے اجتماع پر بم باری کی، جس کی زد میں آ کر مسجد بھی منہدم ہو گئی۔

اسی طرح دیر، باجوڑ، خیبر، مہمند، کرم، شمالی وزیرستان میں ان کے بم بار جیٹ طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کا اولین ہدف علاقے میں موجود مدارس و مساجد ہی ہوتی ہیں۔

۱۰۰۰ سے زاید مساجد شہید کی گئیں:

گذشتہ چند سالوں کے دوران میں صوبہ سرحد اور آزاد قبائل میں پاکستانی افواج کی کارروائیوں کا مرکزی ہدف مساجد و

مدارس ہی رہے ہیں۔اس دوران ۱۰۰۰ سے زاید مساجد کو شہید کیا گیا۔ایک پر یڈلین کے واقعے پر چیخ و پکار کرنے والے اور آسمان سر پر اٹھا لینے والے دجالی میڈیا کے نزدیک یہ ایک ہزار سے زاید مساجد اس قابل بھی نہیں تھیں کہ ان کی تباہی پر دو سطری خبر ہی عوام کے سامنے لائی جائے۔

علمائے کرام سے استدعا:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرعِ متین بیچ اس مسئلہ کے کہ 'بنات کعبۃ اللہ' کی حرمت کو پامال کرنے والے، اسلام دشمنی میں تمام حدود کو عبور کر کے مساجد و مدارس کو بم باریوں کا نشانہ بنا کر منہدم اور مسمار کرنے والے اور یہود و نصاریٰ کے لشکروں میں شامل ہو کر اللہ کے گھروں کی ویرانیوں میں اپنا بھرپور حصہ ڈالنے والے پاکستانی سیکورٹی اداروں اور اُن کے ملازمین کا شرعی حکم کیا ہے؟

- ☆ کیا اِن جرائم کے ارتکاب کے بعد بھی یہ مسلمان ہیں؟
- ☆ کیا ان کے نکاح باقی ہیں نیز ان کی بیویاں اگر مسلمان ہیں تو وہ کیا کریں؟
- ☆ کیا ان کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد جائز اور حلال ہے؟
- ☆ کیا مسلمانوں سے مقابلہ کرتے ہوئے یہ مریں تو ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟
- ☆ کیا انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا؟

☆☆☆☆☆